قاہرہ کا اسلامی میوزیم

جو ستّر ہزار اسلامی شاہکاروں پر مشتمل ہے

(جناب خالد کمال صاحب مبارکپوری)

قاہرہ کا اسلامی میوزیم جو ستر ہزار اسلامی فنونِ لطیفہ کے نادر و نایاب شاہکاروں پر مشتمل ہے، باب خلق میں دار الکتب العربیہ کے پیچھے تیئیس کمروں کی ایک شاندار عمارت میں پھیلا ہوا ہے۔

ان اسلامی شاہکاروں کی تاریخ عربوں کے مصر فتح کرنے کے بعد ساتویں صدی عیسوی سے انیسویں صدی عیسوی تک کے درمیان ہے۔ اس میوزیم میں ان مختلف ممالک کے اسلامی شاہکار موجود ہیں جن میں اسلامی تمدن کسی زمانہ میں پایا جاتا تھا۔ ان انمول اسلامی شاہکاروں کو حاصل کرنے کے لئے میوزیم کے ذمہ داروں کو کبھی کھدائی کا سہارا لینا جو قدیم شہروں میں وقتاً فوقتاً ہوتی رہی یا مختلف قدیم اسلامی یادگاروں کی حفاظت کرنے والے اداروں کی طرف رجوع کرنا پڑا یا پھر ان گراں مایہ شاہکاروں کے مالکوں سے قیمت دیکر خریدنا پڑا۔

یہ اسلامی میوزیم ان ستر ہزار قدیم اسلامی فنون لطیفہ کے شاہکاروں اور جواہر پاروں پر مشتمل ہے جو اسلامی عہد میں، وقتاً فوقتاً عرب یا دوسرے اسلامی ممالک مثلاً ترکی، ایران وغیرہ میں، تیار کئے گئے ہیں۔ ایک مرتبہ اس میوزیم کے مدیر ڈاکٹر محمد مصطفےٰ سے پوچھا گیا کہ آپ اس میوزیم پر کس لئے فخر کرتے ہیں؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ یہ دنیا کا پہلا اسلامی فنونِ لطیفہ کا نادر و نایاب مجموعہ ہے جس کی نظیر دنیا کے کسی میوزیم میں نہیں مل سکتی اور یہ اپنی نوع کا کامیاب ترین پہلا میوزیم ہے۔

اس میوزیم میں اسلامی عہد میں تیار شدہ کپڑوں کا ایک ایسا مجموعہ موجود ہے جو قرونِ وسطیٰ

ہیں مصریوں کی اسلامی صنعت کا بہترین شاہکار کہا جا سکتا ہے، حال ہی میں مصر میں کھدائی کے درمیان کچھ ایسے کپڑے کثیر مقدار میں پائے گئے ہیں جن پر خلفاء عباسی یا فاطمی کے نام بھی موجود ہیں۔ اس دریافت کے بعد اسلامی میوزیم، دنیا کے دوسرے متحفوں پر اسلامی ریشمی کپڑوں کی فراوانی اور اُس کی جودت و کثرت پر بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔ ویسے میوزیم کی دیواروں کو زینت دینے والے اسلامی عہد کے بُنے ہوئے سجّادے اور مصلے خود اس کے لئے کافی تھے۔

اس میوزیم میں اسلامی صنعت سے معمور لکڑیوں کا بھی ایک اچھا خاصا مجموعہ موجود ہے جو ریشمی کپڑوں سے کم اہمیت نہیں رکھتا۔ اس مجموعہ کو دیکھکر ماہرین نے اسلامی عہد میں لکڑیوں پر صنعت کاری کے عنوان سے اپنے درس میں ایک اور درس کا اضافہ کر لیا ہے اور کھدائی کے درمیان اس کا خاص خیال رکھتے ہیں۔

مسلمانوں نے اس صنعت کو زیادہ تر ان لکڑیوں پر دکھلایا ہے جو مسجدوں میں ستون، محراب، ممبر، دروازے اور جنگلے کی شکل میں موجود ہیں۔ ان اسلامی شاہکاروں میں کچھ ایسے نوادرات ہیں جن کے دیکھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ وہ آج کے جدید فن سے بھی واقف تھے۔ بہت سی لکڑی کی بنی ہوئی ایسی چیزیں اس میوزیم میں موجود ہیں جس سے ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ نہ صرف لکڑیوں پر نقش و نگار بنانا جانتے تھے، بلکہ ان لکڑیوں میں قیمتی پتھر موقع بہ موقع خوشنما شیشے اور دوسری دھاتیں لگا کر ان کی خوبصورتی میں اضافہ کرنا بھی جانتے تھے۔ ان کے علاوہ پانی وغیرہ پینے کے لئے مخروطی لکڑیوں سے بنے ہوئے مختلف ڈیزائن کے جام وغیرہ بھی کافی تعداد میں موجود ہیں۔

ملمّع سازی اور مٹی کے برتنوں پر روغن لگانے کی صنعت کے انمول ہیرے بھی اس میوزیم میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ مختلف ڈیزائن کے چمکتے ہوئے رنگ و روغن سے معمور برتن اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اسلامی عہد میں تمام اسلامی ممالک اس صنعت اور کاریگری سے نہ صرف واقف تھے۔ بلکہ مہارت تام رکھتے تھے، ایسے گھروں کی کافی تعداد امّتِ مسلمہ کے اس ذوقِ سلیم کی ترجمانی کرتی ہے۔

اس میوزیم میں معدنی اشیاء سے بنے ہوئے ہزاروں شاہکار موجود ہیں ان میں پیتل، تانبے

سونے، چاندی کے بنے ہوئے شاہکار خصوصیت سے قابلِ دید ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے ہر دھات سے ہر قسم کی چیزیں بنائی ہیں، سینی، طبق، شمعدان سے لیکر کرسی تک کے معدنی شاہکار اس دعویٰ کی دلیل میں پیش کئے جاسکتے ہیں۔

اِن چیزوں کو غور سے دیکھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے اس صنعت میں بڑی باریک بینی اور دقتِ نظر سے کام لیا ہے اور ان پر کافی اوقات صرف کئے ہیں ترکی اور ایران کے سجاوے جو اس میوزیم میں کافی تعداد میں موجود ہیں، اسلامی فنونِ لطیفہ کی اہم پیداوار شمار کئے جاسکتے ہیں، آپ دیکھیں گے کہ ان سجّادوں میں ایسے بھی بہت سے مصلے ہیں جن پر چاندی کے باریک دھاگوں سے کام کیا گیا ہے۔

اس میوزیم کی علمی کمیٹی نے جو سات افراد پر مشتمل ہے، ایک قرارداد پیش کی ہے کہ اسلامی فنونِ لطیفہ کے ارتقاء کی تاریخ کے مطالعہ کے لئے باقاعدہ درس دیا جائے جو منظور ہوچکی ہے جس کے ذریعہ فنونِ لطیفہ کے مختلف دور کی تاریخ سامنے آجائے گی، اس میوزیم میں اس کام کی ابتدا کے لئے ایک کمرہ خاص کرلیا گیا ہے جس میں مختلف زمانہ کی چیزیں پیش کی جائیں گی، اس کام کو ترقی دینے کے لئے ماہرین نے پیش کش بھی کی ہے اور اپنی فنی خدمات سے نوازنے اظہار فرمایا ہے۔

میوزیم کی مختصر تاریخ پیش کرتے ہوئے اس کے امینِ اوّل سید احمد ممدوح حمدی نے بتلایا کہ اسلامی فنونِ لطیفہ کے یہ شاہکار پہلے عام طور پر پرانی مساجد میں پائے جاتے تھے، اس کے کچھ دنوں بعد لوگوں کو خیال ہوا کہ ان اسلامی جواہر ریزوں کو محفوظ کیا جائے اور اُن کی حفاظت کے لئے کوئی الگ مستقل عمارت بنائی جائے، جب عوام میں یہ رجحان عام ہوگیا تو حکومت نے اس کی جانب توجہ دی، اس سرکاری پروگرام کو عملی جامہ پہنانے میں کافی مدت لگ گئی یہاں تک کہ گذشتہ صدی کے آخر میں میوزیم کی شکل میں یہ پروگرام منظرِ عام پر آیا، اس کے لئے جامع حاکم کے علاقہ میں ایک جگہ کی تجویز ہوئی اور آگے چل کر یہی میوزیم بن گیا جس کا افتتاح دسمبر ۱۹۰۳ء میں کیا گیا۔

اس ادارہ کا پہلا نام دارالآثار العربیہ رکھا گیا اور نصف صدی کے بعد پھر نام بدل کر متحف الفن الاسلامی

رکھا گیا کیونکہ جب اس کے ذخیروں کو ٹٹولا گیا تو اس میں عرب کے علاوہ دوسرے اسلامی ممالک کے آثار بھی نظر آئے جن کے پیش نظر ایک ایسا نام تجویز کرنا پڑا جو تمام کو حاوی ہو اس کے لئے متحف الفن الاسلامی سے بہتر اور جامع کوئی لفظ اس اسلامی فنونِ لطیفہ کے شاہکاروں کے مجموعہ پر صادق نہیں آیا۔

اس میوزیم نے اپنے ذخیروں میں اضافہ کرنے کے لئے چند قدیم اسلامی شہروں کی کھدائی شروع کی جن میں فسطاط، عسکر، قطائع وغیرہ خاص اسلامی شہر ہیں اور ان شہروں سے اسلامی فنونِ لطیفہ کا گہرا تعلق ہے، افتتاح کے موقعہ پر (۱۹۰۳ء) اس میوزیم کے سرمایہ کی کل تعداد صرف سات ہزار ستائیس سو تھی جو آج بھی موجود ہے لیکن کھدائی کے ذریعہ اس مجموعہ میں تقریباً ساٹھ ہزار انمول شاہکاروں کا اضافہ ہوا جن میں بعض ہدیہ اور خریداری کی شکل میں بھی میوزیم کو دستیاب ہوئے ہیں' ان اسلامی تحفوں کی فراوانی کے سبب یہ میوزیم صرف عجائب گھر ہی نہیں رہا بلکہ اب وہ تاریخ کا ایک اچھا خاصا کالج بھی ہو گیا ہے جس میں ماہرین دلچسپی کے ساتھ درس وتدریس میں مشغول رہتے ہیں۔

۱۹۲۲ء سے اس میوزیم نے ایک اور شعبہ کا اضافہ کیا جو اسلامی فنونِ لطیفہ پر مختلف کتابیں شائع کرتا ہے۔ اس ادارے نے اب تک تقریباً سترہ کتابیں شائع کی ہیں جو تمام کی تمام اسلامی فنونِ لطیفہ سے متعلق ہیں۔ ایک کتاب جس کا نام "ضبح السکۃ فی فجر الاسلام ہے" ان فنونِ لطیفہ پر مشتمل ہے جو ابتدائے اسلام میں رائج تھے' ایک اور کتاب ترکی سجّادوں اور مصلوں سے متعلق ہے جس میں عہدِ فاطمی کے ریشمی کپڑوں اور ان پر زرکاری کی صنعت کو خاص طور سے بیان کیا گیا ہے، ایک کتاب فسطاط کی کھدائی سے جو چیزیں حاصل ہوئی تھیں ان چیزوں کی صنعت وتاریخ پر مشتمل ہے۔ ان چند کتابوں کا عجمی زبانوں میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔

اس اسلامی میوزیم میں کوئی مجسمہ یا اسٹیچو نہیں پایا جاتا جس کی وجہ بیان کرتے ہوئے میوزیم کے مدیر نے فرمایا کہ جانداروں کی تصویر یا ان کا مجسمہ اسلامی فنونِ لطیفہ میں اس لئے نہیں پایا جاتا کہ عقائد کے اعتبار سے مسلمان اسے سخت ناپسند کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے جاندار تصویروں کی کمی کو برتنوں اور دوسری چیزوں کی تزئین اور سجاوٹ میں کامیاب طور سے پورا کر دیا اور وہ ہمیشہ جاندار کی تصویر یا اس کے مجسمہ سے

پرہیز کرتے رہے اس کی رعایت ہمیشہ ماہرین فن نے بالالتزام کی اور مسجد و کتاب اللہ میں کہیں بھی کسی جاندار کی تصویر بنانے کی جرأت نہیں کی یہی وجہ ہے کہ یہ اسلامی میوزیم اس قسم کی تصویروں اور مجسموں سے مبرّا اور خالی ہے اس کے ذریعہ ان کے عقائد کی وضاحت بھی پورے طور پر ہوجاتی ہے۔ اسلامی ماہرین فن نے کبھی مجسمہ یا تصویر بنانے کی زحمت نہیں گوارا فرمائی بلکہ اس کے بدلے انھوں نے عمارتوں اور مکانوں کو نقش و نگار اور پھول پتیوں سے مزین فرمایا۔ یہ اسلامی عقائد کی ترجمانی کرنے والا فن اس وقت ختم ہوگیا جبکہ اسلام کے اندر مجسمہ ساز اور تصویر باز گھس آئے ظاہر ہے کہ یہ فن تصویر سازی ایران، ترکی اور ہند کا خاص مشغلہ تھا یہی وجہ ہے کہ اسلامی میوزیم میں معدودے چند تصویروں کے علاوہ اور کوئی تصویر نظر نہیں آتی اس کے برعکس کاتبین اور خطاطین کو اسلام اور مسلمانوں نے خوب ابھارا اور ان کے فن کی قدر و قیمت کی۔ ان کی مصوروں کے مقابلہ میں کافی عزت تھی اور جب فن خطاطی نے ترقی کی اور اس میں جدت پیدا ہوئی تو ان کی قدر و منزلت اور بھی بڑھ گئی اور یہ کتابوں پر سنہرے حروف، پھول پتے بنا کر اپنے فنی کمالات کا مظاہرہ کرنے لگے۔

اس میوزیم کے صدر کا دعویٰ ہے کہ اگر چین کا استثنا کر دیا جائے تو اسلامی فنون لطیفہ ہر ملک اور ہر قوم اور ہر مذہب کے فنون لطیفہ سے زیادہ پرانے اور وسیع تر نظر آئیں گے کیونکہ ان کی بنیاد ساتویں صدی عیسوی میں پڑ چکی تھی اور اس وقت سے لیکر چودھویں صدی عیسوی تک یہ فنون پورے شباب پر تھے۔ اٹھارہویں صدی عیسوی کے بعد سے ان میں انحطاط شروع ہوا جبکہ اسلامی ماہرین نے یورپ کی جانب ہاتھ بڑھایا اور مغربی فنون کو اسلامی ملکوں میں پھیلانا شروع کر دیا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ اسلامی فنون کمزور پڑ گئے۔

اسلامی فنون لطیفہ کو جانچنے کا معیار جیسا کہ ماہرین کی رائے ہے صرف عین شی ہے اور ایک مسلمان ماہر فن اپنی تمام تر طاقت اسی میں صرف کر دیتا ہے، وہ اپنے شاہکار کو درجہ کمال تک پہونچا کر ہی دم لیتا ہے۔ وہ اس سلسلہ میں کافی وقت بھی تباہ و برباد کرتا ہے اور محنت و مشقت بھی برداشت کرتا ہے تاکہ دیکھنے والا دیکھتا رہ جائے اور سیر نہ ہو کیونکہ ایک مسلمان ماہر فن کے سامنے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہمہ وقت پیش نظر رہتا ہے (اللہ جمیل یحب الجمال) کہ اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔